نقد وتنقید کا علمی جائزہ

ڈاکٹر محمد فیروز الدین شاہ

صدر شعبہ اسلامی و عربی علوم، جامعہ سرگودھا

نقد کا مفہوم اور اسلام میں تنقید کی ابتدا

نقد کا لغوی و اصطلاحی مفہوم:

نقد کا معنی پرکھنا، جیسے درہموں اور سکوں کی اصلیت پرکھنا، عیب نکالنا، ظاہر کرنا، کھولنا، تمیز کرنا اور جدا کرنا وغیرہ آتے ہیں، اسی سے عیوب کا کھولنا ہے، صاحب لسان العرب، ابن منظور افریقی (م 711ھ)" نقد" کی وضاحت حسب ذیل الفاظ میں کرتے ہیں کہ:

> "ويأتي النقد بمعنى كشف العُيوب، قال أبو الدرداء: "إن نقدت الناس نقدوك"؛ أي: عبتهم واغتبتهم، من قولك: نقدت الجوزة أنقدها، ونقد الدرهم، ونقد له الدرهم؛ أي: أعطاه إيَّاه.ونقد الدراهم؛ أي: أخرج منها الزيف، وناقدت فلانًا، إذا ناقشته بالأمر۔"[1]

گویا عیوب ظاہر کرنا، جیسے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ" إن نقدت الناس نقدوك ، وإن تركتهم تركوك"اگر تو لوگوں کے عیب کھولے گا تو وہ تیرے کھولیں گے، یعنی اگر تو نے لوگوں کی عیب گیری کی تو وہ تجھے بٹہ لگائیں گے، اور اگر تو ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دیگا تو وہ تجھے چھوڑ دیں گے۔ اسی طرح نقد سے مراد کھوٹے

---

[1] ابن منظور، الافریقی، لسان العرب(بیروت:دار صادر،س ن) ج3 ص425۔

سے کھرے کو جدا کرنا، نقل اور اصل کی معرفت حاصل کرنا ہے۔۔فلاں نے معاملہ کی اصلیت کو جانا۔معروف لغوی ابن فارس نے بھی یہی معنی بیان کئے ہیں:

النون والقاف والدال، أصلٌ صحيح يدلُّ على إبراز شيء وبروزه.من ذلك: النقد في الحافِر، وهو تقشُّره، والنقد في الضِّرس: تكسُّره، وذلك يكون بتكشُّف لِيطه عنه.ومن الباب: نقد الدرهم، وذلك أنْ يكشف عن حاله في جودته أو غير ذلك.ودرهم نقد: وازنٌ جيد، كأنَّه قد كشف عن حاله فعلم۔[2]

نقد دراہم بھی اسی قبیل سے ہے، جس سے اس کی حالت، اصلیت وغیرہ کھل سکے، خلاصہ یہ ہے کہ کسی چیز کی اصل حالت کا معلوم کرنا نقد کہلاتا ہے۔البتہ اصطلاح میں کسی بھی فن کے حوالے سے نظریہ کی کامل اور عمومی تعبیر کی تمیز کو کہتے ہیں، بالخصوص شعر کے حوالے سے،احسان عباس کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

"النقد في حقيقته تعبيرٌ عن موقفٍ كلي متكامل في النظرة إلى الفن عامَّةً، أو إلى الشِّعر خاصَّةً، يبدأ بالتذوُّق؛ أي: القدرة على التمييز، ويعبرُ منها إلى التفسير والتعليل والتحليل والتقييم، خطوات لا تُغنِي إحداها عن الأخرى، وهي متدرجةٌ على هذا النسق؛ كي يتَّخذَ الموقف نهجًا واضحًا، مؤصلاً على قواعد - جزئيَّة أو عامَّة - مؤيدًا بقوَّة الملكة بعد قوَّة التمييز"۔[3]

نظریہ کی کامل اور عمومی تعبیر "نقد" ہے،اس کی ابتدا ذوق سے ہوتی ہے،یعنی کسی بھی نظریہ کی تفسیر، تعلیل، تحلیل اور تقییم میں سے ہر ایک قدم ایک دوسرے سے جڑا ہوتا ہے، اسی ترتیب اور درجہ بندی کے ساتھ علوم میں اس کا استعمال ہوتا ہے،تاکہ موقف ایک ایسے واضح منہج پر اخذ کیا جا سکے جو جزئی یا عمومی قواعد تک پہنچائے، جو قوت تمیز کے بعد نقد کے ملکہ اور اس کی قوت وصلاحیت کا مؤید ہو۔

---

2 ابن فارس، مقاييس اللغة، ج2، ص577.
3 إحسان عباس، تاريخ النقد الأدبي عند العرب (بيروت:دارالثقافة،1983ء)، ص5.

تحقیق اور تنقید میں فرق:

تنقید کا مادہ ن،ق،د ہے۔ جس کے معنی نکتہ چینی ،پرکھنے والا ،تنقید کنندہ معرض ،جانچ پڑتال کرنے والا کے ہیں۔[4]تنقید کا آسلی دائرہ کار اشیاء کے کھرے کھوتے کی آزمائش کرنا ہے ۔آل احمد سرور نے اپنی کتاب "تنقید کیا ہے؟" میں تنقید کی اہمیت اور مقصدیت پر کلام کیا ہے،ان کے بقول تنقید کا کام فیصلہ ہے۔ تنقید دودھ کا دودھ اور پانی الگ کر دیتی ہے۔ تنقید وضاحت ہے، تجزیہ ہے، تنقید قدریں متعین کرتی ہے،ادب اور زندگی کو ایک پیمانہ دیتی ہے، تنقید انصاف کرتی ہے،ادنااور اعلا، جھوت اور سچ، پست اور بلند کے معیار قائم کرتی ہے۔[5]۔۔۔تنقید ذہن میں روشنی کرتی ہے اور یہ روشنی اتنی ضروری ہے کہ بعض اوقات اس کی عدم موجودگی میں تخلیقی جوہر میں کسی شئے کی کمی محسوس ہوتی ہے۔[6]تحقیق اور تنقید میں بہت سے اختلاف گنوائے جاتے ہیں،ڈاکٹر گیان چند نے اس کو یوں بیان کیا ہے:

> تحقیق کا مقصد علم میں اضافہ ہے،جب کہ تنقید کا مقصد علم سے واقف کرنا ہے۔ تحقیق میں دریافت پر زور دیا جاتا ہے ،جب کہ تنقید میں چھان بین پر زور دیا جاتا ہے۔ تنقید میں موضوع میں رہ کر ہی لکھا جا سکتا ہے ۔جب کہ تحقیق میں معروضیت کا عنصر غالب ہوتا ہے۔ تنقید میں ذاتی رائے کے اثرات نمایاں ہوتے ہیں ،جب کہ تحقیق میں ذاتی رائے کی کوئی حیثیت نہیں۔ محقق کے سامنے پہلے سے مقرر معیار نہیں ہوتا،جب کہ تنقید کے پاس مقرر معیار ہوتا ہے۔ محقق اپنا کام شروع کرنے سے پہلے مفروضات قائم نہیں کر سکتا ،جب کہ تنقید میں اس کی ممانعت نہیں۔ تحقیق کا موضوع پوشیدہ ہے یعنی مخفی کو برآمد کرنا ہے، تنقید کا موضوع منکشف ہے۔ تحقیق کے برعکس تنقید میں تشریحی وتوضیحی عمل زیادہ ہوتا ہے۔ تنقید کسی تخلیقی شاہ کار میں اظہار کی جمالیات کو جانچتا ہے،جب کہ تحقیق کا اولین

---

[4]مولاناوحیدالزمان قاسمی کیرانوی،القاموس الوحید(لاہور:ادارہ اسلامیات، 2001ء)
[5]آل احمد سرور، تنقید کیا ہے(نئ دہلی: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ،2010ء)ص151۔
[6]آل احمد سرور، تنقید کیا ہے (نئ دہلی: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ،2010ء)ص149۔

فرئضہ علم میں اضافہ کرنا ہوتا ہے۔ تحقیق اکثر اوقات تنقید کے ماتحت نہیں ہوتی، اسی طرح تنقید کی کئی صورتیں تحقیق کی ذیل میں نہیں۔ محقق ایک مسئلہ پیش کر کے اس کا ذہنی حل مہیا کرتا ہے، جب کہ نقاد حل پیش کیے بغیر محض حقیقت کے انکشافات پر قانع ہو سکتا ہے۔[7]

ڈاکٹر رشید حسن کا بیان ہے:

" تنقید، تحقیق فراہم کیے ہوئے مواد پر مبنی ہو سکتی ہیں، لیکن تنقیدی سطح پر استخراج نتائج میں ہمیشہ اختلافِ رائے رہے گا۔ کیوں کہ تنقیدی سطح پر نتائج کا جس طرح تعین اور استخراج عمل میں آتا ہے، اس کا بڑا حصہ تعبیری ہوتا ہے اور یہ مسلم ہے کہ تعبیر کا اختلاف ہمیشہ کار فرما رہے گا اور اسی کے اثرات سے ایک ہی بات کے متعلق مختلف ناقدین رایوں کا اظہار کرتے رہیں گے، جب کہ تحقیق میں اس طرح کے اختلاف کی گنجائش نہیں، کیوں کہ وہاں تعبیر دخیل نہیں ہوتیں۔ تحقیق میں اختلاف حقائق کے تعین پر ہوتے ہیں اور ان نتائج کے استخراج پر جو غیر متعین حقائق کی بنا پر اخذ کیے جائیں گے۔ اگر حقائق متعین ہیں تو تحقیقی حدود کے اندر جو نتائج اخذ کیے جائیں گے، وہ بھی متعین ہوں گے۔ جب اخذ نتائج میں تنقیدی تعبیر کا اثر شامل ہو گا تو اختلاف کی کرنیں پھوٹنا شروع ہو جائیں گی۔ یہیں سے تنقید و تحقیق کے راستے الگ ہو جاتے ہیں۔ اس بات کو یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ تنقید جن موضوعات کو اپناتی ہے اور جن امور کی نشان دہی کرتی ہے۔ اور اس کے لیے جن اسلوب کو اختیار کرتی ہے، وہ سب چیزیں تحقیق کے دائرے سے باہر ہیں۔ نقاد اور محقق دو مختلف راہوں کے راہی ہوتے ہیں، نقاد تحقیق کے نتائج کے بغیر بہت سی صورتوں میں اپنا کام سر انجام نہیں دے سکتا، لیکن محقق تنقید کے نتائج سے بے نیاز ہوتا ہے۔ اس فرق کو نظر انداز

---

[7] گیان چند، تحقیق کا فن، ص 62

نہیں کرنا چاہیے۔ ظن، قیاس، تعبیر، تاویل، اور ذوق یہ سارے اجزاء تنقید کے لیے اہم حیثیت رکھتے ہیں، جب کہ تحقیق میں اظہارِ احتمال کے سوا اور کسی کام نہیں آسکتے۔"[8]

ڈاکٹر سید عبداللہ نے لکھا ہے:

" عام طور پر تاریخی تحقیق کو (غلط طور پر) تنقید کی ضد سمجھ لیا گیا ہے۔ تنقید کے معنی ہیں کھوٹا اور کھرا پرکھنا۔ اصطلاحاً کسی موجود مواد کی خوبی یا برائی، حسن و قبح اور جمال اور بد صورتی کے متعلق چھان بین اور اس کا فیصلہ دینا نقاد کے مد نظر ہوتا ہے۔ ایک خاص حد تک تنقید اور تحقیق کے دائرے ہائے عمل الگ الگ ہیں۔ مگر کچھ ایسے دائرے بھی ہیں جن میں یہ دونوں ہم قدم اور ہم رکاب ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا تنقید کی وہ جستجو جو۔۔ 'موجود مواد' کے حسن و قبح کے سلسلے میں ہوتی ہے تحقیق سے کبھی بے نیاز نہیں ہو سکتی ہے؟"[9]

---

[8] ڈاکٹر رشید حسن، ادبی تحقیق۔۔ مسائل اور تجزیہ (علی گڑھ: مسلم یونیورسٹی، س ن)
[9] ڈاکٹر سید عبداللہ، مباحث، ص 30۔